رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵
ٹیلیفون نمبر ۳
جلد ۳۵ | ۷ ماہ صلح ۱۳۲۶ ہش | ۱۳ صفر ۱۳۶۶ ھ | ۷ جنوری ۱۹۴۷ء | نمبر ۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۔ ۶ ماہ صلح ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ ۔ آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور علیل ہے احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ہاتھوں میں درد ہے ۔ اور بخار کی بھی شکایت ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

نواب زادہ میاں عباس احمد صاحب کا بچہ جعفر احمد بعارضہ نمونیہ سخت بیمار ہے ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ۔

آج ۵ بجے شام میاں پیر محمد صاحب دارالرحمت نے اپنے لڑکے سلطان احمد صاحب پیر کوٹی مولوی فاضل کی دعوت ولیمہ دی ۔ جس میں بہت سے احباب شریک ہوئے اور دعا کی

ہمارا مقصد صرف خیر خواہی ہے

اخبار "زمیندار" گزشتہ سنڈے ایڈیشن میں ایک شذرہ جناب ایڈیٹر صاحب کی طرف سے اور ایک مہتمم صاحب مرکز اہل سنت لاہور کی طرف سے ہمارے ایڈیٹوریل مندرجہ الفضل مورخہ یکم جنوری ۱۹۴۷ء کے متعلق شائع ہوا ہے ۔ ہم ان ہر دو (عنایت) کے لئے "زمیندار" کے شکر گزار ہیں ۔ کیونکہ

گرچہ ہے کس کس برائی سے ولے با ایں ہمہ
ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے

ہم نے جو کچھ عرض کیا تھا ۔ وہ از راہ خیر خواہی و ہمدردی عرض کیا تھا ۔ طنز نگاری اور مزاح نویسی الفضل کا نہ تو کبھی شیوہ رہا ہے ۔ اور نہ انشاء اللہ کبھی ہوگا ۔ ہمارے خریداروں میں اس جنس کی مانگ نہیں ہے یہ باتیں انہی کو مبارک ہوں ۔ جن کے قارئین کرام ایسی باتوں کو پسند کرتے ہیں ۔

ایڈیٹر صاحب "زمیندار" کو گلہ ہے کہ ہم نے ان کو مسلمان کیوں کہا ہے ۔ حالانکہ ہم نے صرف یہ کہا تھا ۔ کہ "مسلمانان ہند کی بدقسمتی ہے کہ حالانکہ غیر مسلم جس کو بھی مسلمان کہتا ہو مسلمان ہی کہلانے لگا ۔ ویسے تو شیعہ سنیوں کو سنی شیعوں کو مقلد غیر مقلدوں کو اور غیر مقلد مقلدوں کو کافر کہتے آئے ہیں ۔ اور کافر ہی کہتے چلے جا رہے ہیں ۔ اگر ان باتوں کو چھیڑا جائے ۔ تو سلسلہ کہیں ختم ہونے پر نہیں آتا ۔ باقی جو یہ کہا گیا ہے ۔ کہ ہم نے اصل بات کا کوئی جواب نہیں دیا ۔ اور صرف اس قدر لکھ دیا کہ "نصف صدی کے بعد اس تردیدی اعلان کی کیا وقعت ہو سکتی ہے" یہ بھی درست نہیں ۔ اگر غور فرمایا جاتا ۔ تو یہ ذرا سی بات ہی بہت تھی ۔ ایک شخص کا نام نصف صدی سے ایک واقعہ کے متعلق بطور گواہ کے شائع ہو رہا ہے ۔ اور جیسا کہ موجودہ بیان سے ثابت ہوتا ہے ۔ احمدیت کا مخالف بھی ہے ۔ اتنا عرصہ وہ بالکل خاموش رہتا ہے ۔ مگر آج مخالفانہ عناصر کے زیر اثر اپنی شہادت کے بارے میں تردیدی اعلان کرتا ہے ۔ انصاف کیجئے کہ ایسے بیان کی کوئی وقعت ہو سکتی ہے ۔ یہ کہنا کہ نصف صدی تک ان کو اس بات کا علم نہ ہوا ۔ کیا دنیا میں کوئی اس بات کو تسلیم کر سکتا ہے ۔ پھر عتیق صاحب جیسی شخصیت کا انسان اگر کسی گمنام شخص کی بات ہوتی تو قرین قیاس بھی ہوتی ۔ باقی آپ نے جو یہ دلیل دی ہے ۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو ہزار سال کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر کا انکشاف کیا ۔ تو مرزا ابوظفر گورگانی صاحب اس بیان کی تردید کیوں نہیں کر سکتے

اگر جناب مہتمم صاحب مرکز تنظیم اہل سنت غور فرماتے ۔ تو ان کو معلوم ہوتا ۔ کہ یہ دلیل بھی کوئی وقعت نہیں رکھتی ۔ ہم نے جو عرض کیا تھا ۔ وہ جناب سعد الدین عتیق صاحب کے متعلق تھا ۔ جناب ابوظفر گورگانی صاحب کی تحقیقات پر تو ہم کو اعتراض کی ضرورت نہ تھی ۔ ہم نے تو صرف سمجھدار لوگوں کے سامنے یہ بات رکھنے کی کوشش کی تھی ۔ جو ہم نے عتیق صاحب کے متعلق اوپر عرض کی ہے ۔ احمدیت کے دشمن کوئی آج ہی تو پیدا نہیں ہوئے ۔ نصف صدی سے ہی بڑے بڑے دشمن ان عناد چلے آئے ہیں ۔ اگر اس شہادت میں کوئی غلطی ہوتی ۔ تو جو لوگ مسیح موعود علیہ السلام پر کفر کا فتوے لگوانے کے لئے عرب تک پہنچ گئے تھے اور تمام ہندوستان میں پھر کر پورے دو صد علماء سے حضور کے خلاف فتوے کفر حاصل کر کے شائع کرنے میں کوئی دقت نہ سمجھتے تھے ۔ ان کے لئے وادی کشمیر تک پہنچنا کیا مشکل تھا ۔

آخر ایسے تردیدی بیان کا جو تقریباً پچاس سال کے بعد شائع کیا جا رہا ہے ۔ اس کا اس سے بہتر اور کیا جواب ہو سکتا تھا جو ہم نے دیا تھا ۔ اگر آپ کے خیال میں یہ بیان بڑا وقیع ہے ۔ تو آپ بڑی خوشی سے اسکو پھیلائیں ۔ مگر ہماری نگاہ میں تو ایسے بیان کی ہرگز کوئی وقعت نہیں ہے ۔ اور نہ ان دوسرے بیانوں کی ۔ جو جناب ابوظفر صاحب گورگانی نے دوسرے لوگوں کے نام سے اپنے ٹریکٹ میں شائع کئے ہیں ۔ ایسے دو چار تو کیا دو لاکھ نہیں بلکہ دو کروڑ لوگوں کے بیان بھی قابل اعتنا نہیں ہو سکتے ۔ کیونکہ ساری دنیا اس بات کو جانتی ہے ۔ کہ دشمنی میں انسان کیا کچھ نہیں کر سکتا ۔ ہر قسم کے بیانات تھوڑی سی کوشش سے جمع کئے جا سکتے ہیں ۔ اس زمانے میں کیا کچھ نہیں ہو سکتا ۔

ہم کو تو ایک ہی اصول یاد ہے ۔ جو ہم نے قرآن کریم سے سیکھا ہے ۔ کہ نبیوں کی ہمیشہ مخالفت ہوتی چلی آئی ہے ۔ اور ہمیشہ لوگ ان کے مشن کو تباہ کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں ۔ لیکن جو سچا نبی ہوتا ہے ۔ اس کا مشن کبھی تباہ نہیں ہوتا ۔ اور آخر ایک دن کامیاب ہو کر رہتا ہے ۔ جیسے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لاغلبن انا ورسلی

آخر میں ہم جناب مدیر صاحب "زمیندار" اور جناب مہتمم صاحب مرکز تنظیم اہل سنت سے عرض کرتے ہیں ۔ کہ جو کچھ ہم نے یکم جنوری کے "الفضل" میں لکھا تھا ۔ وہ نیک نیتی اور خیر خواہی کے طور پر لکھا تھا ۔ ہم اس نوٹ میں اس کی تائید مزید کرتے ہیں ۔ اور ان کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ ان باتوں پر ٹھنڈے دل سے پھر غور فرمائیں ۔ کیونکہ آپ نے پھر انہی غیر اسلامی اخلاق کا مظاہرہ پہلے سے بھی کہیں بڑھ چڑھ

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر
بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

مولوی نذیر احمد صاحب مبشر اور ایک افریقن احمدی کی تشریف آوری

احباب استقبال کریں

مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر سیالکوٹی گیارہ سال گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد نیز فریضہ حج ادا کرنے کے بعد مورخہ $\frac{1}{46}$-۲ بجے کی گاڑی سے قادیان تشریف لا رہے ہیں۔ ان کے ہمراہ ایک افریقن احمدی بھائی محمد یعقوب صاحب بھی تشریف لا رہے ہیں۔ (وکیل التبشیر)

ہمت اور دلیری سے آگے بڑھو

"زبان گو میری ہے۔ مگر بلاوا خدا کا ہے۔ پس مبارک ہے وہ جو خدا تعالے کی طرف سے بلاوا سمجھ کر ہمت اور دلیری سے آگے بڑھتا ہے"

ہر وہ شخص جو احمدی ہے۔ اور اس نے اب تک تحریک جدید کے جہاد میں حصہ نہیں لیا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ دور دوم کے تیسرے سال میں اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف حصہ ہی نہیں جو کم سے کم شرح ہے۔ بلکہ نصف حصہ سے بہت زیادہ بڑھا کر پیش کرے کیونکہ تحریک جدید کی تعلیمی سکیم کے اخراجات کا تقاضا یہی ہے اور ہر نوجوان کا یہ فرض ہے کہ وہ ایسے ہر احمدی کو اس جہاد میں شامل کرے۔ جو نوجوان اس جہاد میں کوشش کریں گے۔ ان کے نام انشاء اللہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جاویں گے۔ دور اول کے تیرھویں سال کے وعدے نمایاں اضافہ کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالے کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے کوئی انتظار نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جس قدر جلدی وعدہ دیا جائے۔ اسی قدر ثواب ہے۔ وعدوں میں آخری آدمی ہونا خوبی نہیں ہے۔ پس دفتر اول اور دفتر دوم کی فہرستیں جلد مکمل کر کے حضور ایدہ اللہ کے حضور ارسال فرماویں۔ (وکیل المال دفتر تحریک جدید)

"کب آئے گا؟"

(اجتماع کے آخری روز حضور کی آمد کے انتظار میں)

مقصودِ قلبِ نازشِ دوراں کب آئیگا؟
تاریک شامِ غم میں بصد نازِ دلنواز
جلووں کو کب ملیں گی دو عالم کی وسعتیں
ٹوٹے گا کب تلک یہ طلسم سکوتِ شوق
تاریکئ الم سے بھیانک ہیں خلوتیں
ہے محوِ انتظار چمن کی روش روش
پھر کب ملیگی مستی و وارفتگی کی بھیک

میرے جگر کے درد کا درماں کب آئیگا؟
بن کر پیامِ صبحِ بہاراں کب آئیگا؟
مجھ تک وہ کائنات بداماں کب آئیگا؟
محفل میں میری یارِ غزلخواں کب آئیگا؟
ان خلوتوں میں ماہِ درخشاں کب آئیگا؟
روحِ بہار و شاہدِ مستاں کب آئیگا؟
پھر میکدے میں میکدہ ساماں کب آئیگا؟

ثاقب زمیں سے پوچھ ذرا آسماں سے پوچھ
"اپنے گدا کے پاس وہ سلطاں کب آئیگا؟"

ثاقب زیروی

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا سید شمس الحق عمر تقریباً ۲۰ سال رنگ گندمی میانہ قد دوہرا بدن کتابی چہرہ بعرصہ چار ماہ سے غائب ہے۔ جس شخص کو ملے مہربانی فرما کر پتہ ذیل سے مجھے مطلع فرماویں ممنون و مشکور ہوں گا۔ حکیم سید عبد الہادی احمدی بہاری حال مقیم مہمان خانہ قادیان

دو ماہہ نقشہ بیعت بابت جولائی و اگست ۱۹۴۶ء

جولائی و اگست ۱۹۴۶ء میں جماعت ہائے احمدیہ اندرون ہند کی جدوجہد سے صرف ۳۳۸ سعید افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ تفصیلی نقشہ درج ذیل ہے۔ سابقہ سال کی نسبت امسال رفتار بیعت کمی کی طرف مائل ہے۔ چنانچہ جولائی و اگست ۱۹۴۵ء میں نو مبایعین کی تعداد ۴۰۰ تھی۔ جو اب ۳۳۸ رہ گئی ہے۔ احباب جماعت و ذمہ وار افسران توجہ فرمائیں۔ اور رفتار بیعت کو بڑھانے کی سعی فرمائیں۔ (انچارج دفتر بیعت قادیان)

نام جماعت	تعداد بیعت
ضلع گورداسپور	
قادیان	۲۷
ڈیہری والہ	۱۰
کرٹی افغاناں	۷
بہبل چک	۷
کوٹالی	۵
بھینی بانگر	۴
سروانی	۳
شوہی نزد کلانور	۳
بھینی کانیاں	۳
نورووالی نزد کلانور	۲
الگوال	۲
گلانوانی	۲
فیض اللہ چک	۲
رحیم آباد	۲
ٹھیکریوالہ	۱
چھچھریالہ	۱
کلانور	۱
بھنبوئی	۱
ہرچووال	۱
سکوی نزد بھاگووال	۱
گل منج	۱
دبجوال	۱
کاہنووان	۱
اولکھ کلاں	۱
ٹالہ	۱
کوٹلہ گجراں	۱
	۹۵
ضلع سیالکوٹ	
تینو والی	۸
ڈسکہ	۸
میانی ڈوگراں	۵
تلونڈی عنایت خاں	۳
کھوکھر	۲
پڑوپیاں	۱
پوگی گورایاں	۱
عزیز پور ڈوگراں	۱
بوبک مرالی	۱
	۳۰

نام جماعت	تعداد بیعت
ضلع گوجرانوالہ	
منڈیالہ وڑائچ	۷
پریم کوٹ	۳
سوہاوا ڈھلواں	۱
سادھو گورائیہ	۱
پارکھی	۱
تلونڈی راہوالی	۱
	۱۴
ضلع جالندھر	
کریام	۵
کریم پورہ	۵
جالندھر چھاؤنی	۲
بجی نزد ریاست کپورتھلہ	۱
	۱۳
ضلع لاہور	
لاہور	۹
رتٹنے والا	۲
جھانگووال	۱
بابوناصو	۱
	۱۳
صوبہ سندھ	
محمد آباد اسٹیٹ	۸
گوبری	۶
کنری فیکٹری	۳
کراچی	۱
مجانی	۱
	۱۹
بنگال و آسام	
پراونشل بنگال	۱۹
کلکتہ	۴
	۲۳
سرگودھا	
روڈہ	۶
سوڈھی	۱
لکھی وال	۱
کھنکہ	۱
کوٹ مومن	۱
	۱۰
ہوشیارپور	
کائتھاں	۶
میانی پٹھاناں	۴
پسی	۱
کاٹھگڑھ	۱
گڑھوی والا	۱
	۱۳
جموں و کشمیر	
کہنہ پور	۱
شورت	۱

نام جماعت	تعداد بیعت
بیریجہ	۱
ناسنور	۱
کولگام	۱
ریاسی	۱
اتھال	۱
	۷
امرتسر	
بھینیاں	۷
عجائب والی	۱
	۸
لائلپور	
چک ۴۲۶	۶
چک ۵۵۲ گ ب	۲
کھتو والی	۱
	۹
ریاست بہاولپور	
بستی شکرانی نزد اوچ شریف	۷
چک ۱۶۶	۱
	۸
منٹگمری	
منٹگمری	۲
پاکپٹن	۱
چک 55/2L	۱
	۴
دہلی و شملہ	
دہلی	۴
شملہ، دھرم پور	۵
مظفرگڑھ	
کوٹلہ گاؤں	۱
ٹبی ارائیاں نزد علی پور	۱
	۲
گجرات	
چک سکندر	۴
چوکناں والی	۱
پنڈی عزیز براستہ سرائے عالمگیر	۱
	۶
یو۔پی	
لکھنؤ	۱
امروہہ	۱
اکبر پور	۱
غازی پور	۱
	۴
ملتان	
ملتان	۲
لودھراں	۱
چک 91/E.B منڈی بورے والا	۱
چک ۷۶	۱

نام جماعت	تعداد بیعت
شیر گڑھ	۱
ٹنڈہ چاہ قادروالہ	۱
	۲
صوبہ بہار و اڑیسہ	
کرڈاپلی	۲
رانچی	۱
ستنزلو	۱
بھدرک	۱
	۵
صوبہ سرحد	
بازید خیل	۵
سرائے نورنگ	۱
ڈیرہ اسماعیل خان	۲
	۸
راولپنڈی	۱
بمبئی	۲
جھنگ مگھیانہ	۱
ریاست نابھہ (نابھہ)	۱
لدھیانہ	۱
جہلم	
چک شفیع	۱
سر کلاں	۱
	۲
شیخوپورہ	
کوٹ رحمت خاں	۱
کوٹلی کورٹانہ	۱
	۲
کیمبل پور	۱
مدراس مالابار	
کالی کٹ	۱
حیدرآباد دکن	
چنچل گوڑا حیدرآباد دکن	۵
میرک	۱
کشن نگر	۱
اورنگ آباد	۱
حیدرآباد دکن	۱
چنتہ کنتہ خورد	۱
ظہیر آباد	۱
گلبرگہ شریف	۱
سکندر آباد	۱
	۱۳
ضلع گوڑ گانوالہ	
سہنہ	۱
ملنڈی	۵
میزان	۳۳۸

اچھوت ہندو نہیں

اس سے پہلے مضمون میں ہم نے وید اور شاستروں کے منتروں سے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ اچھوت ہندو نہیں۔ اور جو لوگ ان کو ہندو سمجھتے ہیں۔ وہ وید اور شاستروں کے خلاف عقیدہ رکھ کر پاپ کے بھاگی بن رہے ہیں۔ کیونکہ اگر یہ اچھوت ہندو ہوتے۔ تو وید اور شاستروں کی صاف اجازت ہوتی۔ کہ جس طرح ہندو یعنی برہمن۔ کھشتری۔ ویش وید اور شاستروں کو پڑھ سکتے ہیں۔ اسی طرح اچھوتوں کو بھی یہ اجازت ہوتی۔ کہ وہ وید کا پاٹھ کر کے اپنی آتما کو پوتر کرتے۔ لیکن وید اور شاستر کا کوئی ایسا منتر نہیں ہے۔ کہ جس نے صاف طور پر اس بات کی اجازت دی ہو کہ اچھوت بھی ہندوؤں کی طرح وید کا پاٹھ کر سکتا ہے ہاں بخلاف اس کے کثرت سے ایسے منتر اور شلوک ملتے ہیں۔ جن میں رشیوں نے صاف شبدوں میں فرمایا ہے کہ اچھوت اگر وید کو پڑھ لے یا چھو لے۔ تو اس کو سخت سے سخت سزا دی جائے۔ جیسا کہ ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں۔

دوسرا نیم جس سے ثابت ہوتا ہے کہ "اچھوت ہندو نہیں" وہ مندر میں جانا ہے ہر ہندو مندروں میں جا کر پرماتما کی پوجا کر سکتا ہے۔ اور دوجوں کو ضروری ہے۔ کہ وہ دونوں وقت مندروں میں جا کر مورتی کے درشن کر کے اپنی آتما کو پوتر کریں۔ اور جو دوج مندر میں نہیں جاتا۔ وہ رشیوں اور شاستروں کے نزدیک پاپی ہے۔ لیکن بخلاف اسکے شاستروں نے صاف شبدوں میں فرمایا ہے کہ اچھوت کو یہ حق نہیں۔ کہ وہ مندر میں جا کر مورتی کے درشن کر کے اپنی آتما کو پوتر کرے۔ اگر اچھوت مندر کے پاس جا کر یہ چاہتا ہے۔ کہ وہ مورتی کے درشن کرے۔ تو دھرم گرنتھوں نے اسے پاپی قرار دیا ہے۔ شاستر کہتا ہے کہ:۔

"چور۔ چنڈال۔ پتت۔ حائضہ عورت یہ اگر مندر کے پاس سے گزر جائیں۔ تو مندر ناپاک ہو جاتا ہے۔ اس لئے ان کو مندر میں جانے کی اجازت نہیں ہے"۔ (ویاس سمرتی ۲۹)

پھر لکھا ہے کہ

"چنڈال۔ رتیچ۔ چغل خور۔ ملیچھ۔ نیچ۔ پتت اور گرو کی نندا کرنے والا۔ ان کا اگر دیو مندر میں پرویش ہو جائے (یعنی یہ اگر مندر میں چلے جائیں) تو مندر ناپاک ہو جاتا ہے۔ اس لئے ان کو مندر میں کبھی بھی جانے نہ دیا جائے"۔

پھر لکھا ہے کہ "چنڈال۔ کتا۔ شودر۔ اور اسکے برابر جو اچھوت ہیں۔ ان میں سے اگر کوئی مندر کے کسی حصہ کو چھو لے تو اس کا کفارہ اس طرح ادا کرنا چاہیئے۔ کہ سب سے پہلے مندر کو گوبر سے اچھی طرح لیپ کر صاف کیا جائے۔ پھر وید پاٹھ کرا کے وہاں پر برہمنوں کو کھانا کھلایا جائے۔ اور چار ماہ تک برابر وہاں پر ایسا ہوتا رہے۔ پھر چار ماہ کے بعد ان مورتیوں (بتوں) کو تبدیل کر دیا جائے۔ اور ان کی جگہ نئی مورتیاں (بت) لائی جائیں۔ اور ان کو مندر میں رکھا جائے۔ اور پھر بڑی دھوم دھام سے ان کو مندر کے اس حصہ میں رکھا جائے۔ تب جا کر وہ مندر پاک اور پوتر ہوگا"۔

پھر لکھا ہے کہ "اگر اچھوت۔ پتت اور حائضہ عورت کسی مندر کی دیوار کو چھو لے تو اسکو پوتر کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ایک ماہ تک برابر گائے کے پیشاب اور گوبر سے اس میں لیپ کیا جائے۔ اور ایک ماہ کے بعد برہمنوں کو اس میں بھوجن کرایا جائے۔ اور اس کی پہلی مورتیاں بدل کر اسکی جگہ نئی مورتیاں لائی جائیں۔ پھر وہ مندر پوتر ہوگا۔" کار کا برتی پرانشچت کانڈ

ان حوالہ جات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اچھوت کو مندر میں جا کر مورتی کے درشن تو کجا اسکے پاس سے بھی گزرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اور اگر کوئی اچھوت غلطی سے مندر کی دیوار کو چھو لیتا ہے۔ تو مندر ناپاک ہو جاتا ہے۔ اور تب تک اس مندر میں دوج (برہمن۔ کھشتری۔ ویش) نہ جائیں۔ جب تک کہ کفارہ کے ذریعہ اسکو پاک نہ کر لیا جائے۔ اگر اچھوت ہندو ہوتے جیسا کہ مسٹر مگ جیون جی نے فرمایا ہے۔ تو شاستروں کی ہرگز یہ تعلیم نہ ہوتی کہ اچھوت کے چھونے سے مندر ناپاک ہو جاتے ہیں۔ بلکہ ان کو بھی ویسا ہی ادھیکار ہوتا۔ جیسا کہ اور ہندوؤں کو مندر میں جانے کا ہے۔ رشیوں اور شاستروں کا اچھوتوں کو مندر میں جانے سے روکنا یہ بتاتا ہے۔ کہ شاستروں کے نزدیک اچھوت ہندو نہیں۔ اور جو ان کو ہندو کہتا ہے۔ وہ دھرم گرنتھوں کے خلاف عقیدہ رکھ کر گناہ کر رہا ہے۔ جس کی شاستر آگیا نہیں دیتے۔

کانگرس اور مندر پرویش

دھرم گرنتھوں کی اس تعلیم کے ہوتے ہوئے بھی کانگرس کے بعض لیڈروں نے حالات زمانہ سے متاثر ہو کر یہ کوشش کی۔ کہ اچھوتوں کے لئے ہندوؤں کے مندروں کے دروازے کھول دیئے جائیں۔ کیونکہ موجودہ زمانہ میں اچھوتوں نے ہندوؤں کے مظالم سے تنگ آکر یہ فیصلہ کیا۔ کہ ہمیں مندروں سے علیحدہ ہو کر اپنا سنگٹھن کرنا چاہیئے۔ تا کہ کسی طرح ہندوؤں کے اتیاچاروں سے نجات حاصل کریں۔ کانگرسی لیڈروں نے جب اچھوتوں کے اس وچار کو اپنے لئے اور اپنی جاتی کے لئے مہلک اور ہانی کارک دیکھا۔ تو انہوں نے دھرم شاستر کے خلاف یہ کوشش کی۔ کہ کسی طرح دوج اچھوتوں کو مندر میں داخل ہو کر مورتی کے درشن کی اجازت دے دیں۔ لیکن برہمنوں نے ہرگز اس بات کی اجازت نہیں دی۔ کہ اچھوت ان کے مندروں میں داخل ہوں۔ اور اگر کانگرسی لیڈر زبردستی اچھوتوں کو ہمارے مندروں میں داخل کرنے کی کوشش کرینگے۔ تو ہم اس کا مقابلہ کرینگے چنانچہ ناگپور کے ایک مندر میں جبکہ کانگرسی لیڈر اچھوتوں کو لے کر داخل ہونے لگے تو برہمنوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اور چھ ماہ تک ہماروں کو مندر میں داخل ہونے نہیں دیا۔ چھ ماہ تک برابر یہ لوگ دھرنا مار کر مندر کے ارد گرد بیٹھے رہے لیکن برہمنوں نے ہرگز اس بات کی اجازت نہیں دی۔ کہ وہ مندر میں داخل ہوں۔ آخر چھ ماہ کے بعد اچھوتوں نے اس بات کا اقرار کیا۔ کہ جبکہ سورن ہندو اپنے مندروں میں ہمیں جانے کی اجازت نہیں دیتے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہمارے داخلہ سے ان کے مندر ناپاک ہو جاتے ہیں۔ تو پھر اب ہم ہرگز ان کے مندروں میں نہیں جائینگے۔ اور نہ ہم اپنے آپکو ہندو کہیں گے۔ اگر ہم ہندو ہوتے تو یقیناً ہمیں بھی مندروں میں جا کر پرماتما کی مورتی کے درشن کرنے کی اجازت ہوتی لیکن ہمیں مندروں میں جانے سے روکا گیا ہے۔ اور ہمارے جانے سے مندر ناپاک ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ہم ہندو نہیں۔ اور جو سیاسی طور پر ہمیں ہندو کہتا ہے۔ وہ غلطی پر ہے۔ ہندوؤں سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ جن سیاسی لیڈروں نے حالات حاضرہ سے متاثر ہو کر اچھوتوں کو ہندو ثابت کرنے کی کوشش کی۔ اور مندروں میں ان کے داخلہ کا پرچار کیا۔ برہمنوں نے ان کا بھی بائیکاٹ کیا۔ اور ان کو بھی اپنے مندروں میں جانے کی اجازت نہیں دی۔ چنانچہ شریمتی رامیشوری نہرو ایک دفعہ جگن ناتھ پوری کے مندر میں درشن کرنے کے لئے گئیں۔ جب آپ دروازے پر پہونچیں۔ تو آپ کو روک دیا گیا۔ اور وجہ یہ بتائی۔ کہ چونکہ آپ اچھوتوں کو ہندوؤں کے مندر میں جانے کی تائید کرتے ہیں۔ اس لئے پنڈت جی نے فرمایا ہے کہ آپ ہمارے پوتر مندر میں نہیں جا سکتیں۔ منتظمین کی اس حرکت پر رائے زنی کرتا ہوا۔ وشوامتر کلکتہ لکھتا ہے کہ

"سناتن دھرمیوں کی جہالت

ہمیں یہ معلوم کر کے بہت دکھ ہوا ہے۔ کہ الہ آباد کے مشہور نہرو خاندان کی ودوان (عالمہ) استری شریمتی رامیشوری جو کہ سیاسی دنیا میں کافی شہرت حاصل کر چکی ہیں۔ آپ جگن ناتھ پوری کے مندر میں درشن کرنے کے لئے گئیں۔ جب آپ مندر کے دروازے پر پہنچیں تو آپکو وہاں روک دیا گیا اور کہا کہ آپ کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہے،

کیونکہ مندروں کے متعلق کل انتظام شری سوامی شنکر آچاریہ جی کے ہاتھ میں ہے۔ اور ان کی آگیا (حکم) ہے۔ کہ آپ کو مندر کے دروازے پر روک دیا جائے۔ اور اندر داخل نہ ہونے دیا جائے۔ اور یہ روکنا اس وجہ سے ہے۔ کہ آپ ہری جن سیوک سنگھ کے صدر ہیں۔ پھر رامیشوری جی نے جب مہنت جی سے اس کے متعلق ملنے کی خواہش کی۔ تو ان کو صاف جواب دے دیا گیا۔ کہ شری سوامی شنکر آچاریہ آپ کے ساتھ اس معاملہ میں کوئی گفتگو نہیں کرنا چاہتے۔ اس کے بعد وہ پاس کے دوسرے مندر میں جو کہ ویدگے نام سے مشہور ہے گئیں اور جس پر ریاست بڑودہ کا قبضہ ہے۔ اس میں بھی آپ کو جانے سے روکا گیا۔

سناتن دھرمیوں کا یہ سلوک بتاتا ہے۔ کہ وہ ان تغیرات سے بالکل آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں۔ جن میں سے آج ہندو جاتی گزر رہی ہے۔ اگر ان کا اچھوت اُدھار سے پریم کرنے والوں کے ساتھ یہی سلوک رہا۔ تو ہمیں ڈر ہے کہ اچھوتوں سے ادھار کے لئے کوئی مہاتما آگے نہیں آئیگا۔ اور ہندوؤں کی ایک بہت بڑی تعداد ہندوؤں سے کٹ کر دوسری طرف چلی جائیگی۔ اس لئے سناتن دھرمی پنڈتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ آنکھیں کھولیں۔ اور دیکھیں کہ زمانہ کہاں تک تبدیل ہو چکا ہے۔ اگر انہوں نے حالات زمانہ سے مجبور ہو کر اپنے اندر تبدیلی نہ کی۔ تو ہمیں ڈر ہے کہ خود ان کی ہستی بھی مٹ نہ جائے۔

وشو متر کلکتہ ۱۳ نومبر ۱۹۳۲ء

اسی طرح مہاشہ جے گوپال کو جو کہ ریاست اندور میں اچھوتوں میں کام کرتے تھے۔ اور سناتن دھرمی آپ کو منع کرتے تھے۔ کہ آپ یہ کام جو کہ دھرم اور شاستر کے خلاف ہے نہ کریں۔ لیکن انہوں نے بالکل اسکی پرواہ نہ کی۔ آخر ایک دن آپ چند اچھوتوں کو لے کر گوکلہ ریاست اندور کے ایک مندر میں جانے لگے۔ برہمنوں نے آپ کو منع کیا۔ کہ آپ ہمارے مندر کو ناپاک نہ کریں۔ لیکن انہوں نے اسکی بالکل پروا نہ کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ انکو زندہ جلا دیا گیا۔ بعد میں ان کی بیوی ان کی ہڈیاں گلے میں ڈال کر گاؤں گاؤں میں پھرتی اور برہمنوں کے سوک کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا کرتی۔ لیکن برہمنوں نے یہی اس کو جواب دیا۔ کہ جو آدمی ہمارے دھرم میں داخلت کرتا ہے۔ وہ نتائج کا ذمہ وار ہے۔ ہمارے دھرم گرنتھوں میں لکھا ہے۔ کہ اچھوت ہمارے مندر میں داخل نہ ہوں۔ جو دوج ان کو مندروں میں داخل کرا کے مندروں کو اپوتر (ناپاک) کرتا ہے۔ شاستروں نے اس کو پاپی قرار دیا ہے۔ اور بہت سے واقعات ہیں۔ جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سناتن دھرمی ہرگز یہ برداشت نہیں کرتے۔ کہ اچھوت ان کے مندروں میں جا کر ان کو ناپاک کریں۔ اگر اچھوت بھی ہندو ہوتے۔ جیسا کہ مسٹر جگ جیون جی نے کہا ہے۔ تو یقیناً ان کو بھی مندر میں جانے کی ویسی ہی اجازت ہوتی۔ جیسی کہ سورن ہندوؤں کو ہے۔ لیکن شاستروں نے اچھوتوں کو مندر میں جانے سے روکا ہے۔ کیونکہ یہ ہندو نہیں باقی دارد۔ (مہاشہ محمد عمر)

زود نویسوں کی ضرورت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات۔ ملفوظات اور ڈائری مجلس عرفان قلمبند کرنے کے لئے چند زود نویسوں کی ضرورت ہے۔ معیار قابلیت کم از کم میٹرک یا مولوی فاضل ہے۔ اس کے برابر تعلیم رکھنے والے بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ زود نویس خلیفۂ وقت کے احکام و ارشادات جماعت تک بلفظہ پہنچا کر جو خدمت دین بجا لا سکتے ہیں۔ وا ظہر من الشمس ہے۔ جو دوست زود نویسی میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ وہ جلد درخواستیں دیں۔ اپنے طور پر سیکھ کر کام شروع کرنے والے کے لئے گریڈ ۵۵-۳-۸۵ ہوگا۔ جو دفتر کے خرچ پر کام سکھیں گے۔ ان کو دوران ٹریننگ میں -/۳۰ روپے وظیفہ ملے گا۔ بعد میں ۵۵-۳-۸۵ کے گریڈ میں مستقل کر دئے جائیں گے

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

نئے ارض و سماء

سیرالیون میں ایک نو وارد مبلغ کا ایک ماہ کا تبلیغی دورہ اور تاثرات

سب سے پہلے میں خدا کی حمد بجا لاتا ہوں۔ جس نے مجھ ناچیز کو خدمت دین کا موقعہ عطا فرمایا۔ ۲۳ر اپریل کو قادیان کی مبارک بستی سے بلاد افریقہ کے لئے روانہ ہوا ہے۔ بری و بحری سفر کو طے کرتے ہوئے جون کے آخر میں لیگوس پہنچا۔ ضروری حالات کے پیش نظر لیگوس (نائیجیریا) میں کام کرنے کا ارشاد ہوا۔ چند ماہ ہی گذرے تھے۔ کہ خاکسار کو حضور ایدہ اللہ الودود کے ارشاد کے مطابق سیرالیون روانہ ہونا پڑا۔ ۲۷ اکتوبر کو فری ٹاؤن پہنچا۔ چند روز جماعت احمدیہ فری ٹاؤن کے پاس قیام کرنے کے بعد مجھے امیر و انچارج مشن کی طرف سے حکم ملا۔ کہ پیشتر اس کے کہ میں مرکز "Bo" پہنچوں ان کے تیار کردہ پروگرام کے بموجب چودھری نذیر احمد صاحب کے ہمراہ ۱۵ مقامات کا دورہ کروں۔ اس دورہ میں تین امور ہمارے سپرد تھے۔

اوّل تبلیغ کرنا دوم کتب احمدیت فروخت کرنا سوم بو احمدیہ بلڈنگ کے لئے امداد طلب کرنا چنانچہ ۱۶ر نومبر کو مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امیر جماعتہائے سیرالیون نے دعا کے ساتھ ہمیں فری ٹاؤن سے رخصت کیا۔ ابھی دس مقامات کا دورہ ختم کیا تھا۔ کہ ہم دونوں کو ایک اہم اجلاس میں شمولیت کے لئے تار کے ذریعہ بلوا لیا گیا۔ ابھی ہمارا تبلیغی دورہ کا پروگرام ختم نہیں ہوا۔ اجلاس کے بعد امیر صاحب کے ہمراہ ایک لمبا دورہ کرنا ہے انشاء اللہ۔

اس دوران میں مختلف اشخاص کو پیغام حق پہنچانے کا موقعہ ملا۔ تاجروں اور دکانداروں کو ان کی دکانوں میں۔ افسروں کو دفاتر میں۔ مسافروں کو گاڑیوں پر۔ عیسائی مشنریوں اور عوام کو ان کے گھروں پر انفرادی اور اجتماعی طور پر تبلیغ کی۔ اور سینکڑوں اشتہارات عربی و انگریزی میں تقسیم کئے۔ ان کے عنوان درج ذیل ہیں:-

(1) The tomb of Christ in India

(2) The promised Messiah's Message.

(3) Do you want to Know

(4) How to save The World.

(5) World Troubles and The way out.

(6) What is Ahmadiyya Movement.

(7) التبلیغ النبوۃ (8) البشریٰ

اس کے علاوہ مختلف کتب فروخت کی گئیں۔ "Where did Jesus die" اور اشتہار "قبر مسیح" نے بہت فائدہ پہنچایا یہ اشتہار تقریباً سارے سیرالیون میں پہنچ چکا ہے۔ نموش کے اسٹیشن پر جبکہ ہم اسٹیشن کے سٹاف اور دیگر مسافروں کو احمدیت کا پیغام دے رہے تھے۔ اور "قبر مسیح" کا فوٹو تقسیم کر کے مختصر سا خاکہ بائیبل اور تاریخ کی روشنی سے ان کے سامنے پیش کر رہے تھے۔ کیا دیکھتا ہوں کہ دو عورتیں جو عیسائیت کی شیدائی تھیں۔ چلاتی ہوئی آئیں۔ کہ ہمارے لارڈ کرائیسٹ کو کس نے مارا؟ پھر ہماری باتیں سنکر اتنا اثر ہوا۔ کہ مارے غم کے ان سے چلنا دوبھر ہو گیا۔ اسی طرح "واٹرلو" کے مقام پر ایک تجربہ کار عیسائی مشنری سے اس موضوع پر کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ تقریباً ۲½ گھنٹے بحث رہی۔ پہلے تو وہ جوش سے بائیبل اٹھا کر لایا۔ مگر جب اسے انجیل سے حوالے دیئے گئے۔ تو حیران رہ گیا۔ شام کے وقت ریلوے کوارٹرز میں جہاں پر ہم ٹھیرے ہوئے تھے۔ تشریف لائے۔ اس وقت سٹیشن ماسٹر بمعہ دو تین آدمیوں کے جو اس کے عملہ کے تھے۔ ان سے احمدیت کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی۔ کہ عیسائی

مشنری نے اسٹیشن ماسٹر کو ہمارے خلاف اکسانا شروع کیا کہ یہ ہمارے عقاید کے خلاف پرچار کرتے ہیں۔ اسٹیشن ماسٹر نے جواب دیا کہ یہ لوگ درست پرچار کر رہے ہیں اور بائیبل ہی سے حوالجات پیش کرتے ہیں۔ اگر کوئی جواب ہے تو دیں۔ ان میں سے ایک صاحب بولے کہ بائیبل کو میں ایک اشتہار سے زیادہ وقعت نہیں دیتا۔

اس ملک میں عیسائیت کا غلبہ ہے۔ ہر طرف تعلیمی ادارے۔ شفاخانے اور گرجوں کا جال پھیلا ہوا ہے۔ اسلام کے خلاف تقریراً و تحریراً پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے حتیٰ کہ اسلام کے خلاف کتب شائع کرا کے مدارس میں لازمی کورس کر دیا ہوا ہے ان حالات کے پیش نظر احمدیت کو کافی جدوجہد کرنی پڑی ہے۔ جو کچھ اس وقت تک ہم نے حاصل کیا ہے یہ محض خدا کے فضل سے ہی حاصل ہوا ہے۔ ہر طرف سے مخالفت ہو رہی ہے۔ حکومت کے زیر اثر کارندے اور چیفز بھی احمدیت کے سخت مخالف ہیں۔ چنانچہ نومبایعین کو احمدیت کے قبول کرنے پر طرح طرح کی تکالیف دی جاتی ہیں۔ مجھے ایک جگہ "روتی فونک" معلوم ہوا کہ یہاں چند افراد نے احمدیت قبول کی مگر وہ معظم ہگا گاؤں کے ملانوں کے پیہم ستم اور چیفز کی متواتر تکالیف کے باعث احمدیت کا کھلا اعتراف نہیں کر سکتے۔ گو سیرالیون گولڈ کوسٹ اور نائیجیریا کی نسبت بہت چھوٹا ہے تاہم کافی جدوجہد کی ضرورت ہے۔

سیرالیون کو دو حصص میں تقسیم کیا جا سکتا ہے اول "کالونی" دوم پروٹکٹوریٹ پہلا حصہ چار ہزار مربع میل پر مشتمل ہے فری ٹاؤن اس کا مرکز ہے اور نہایت عمدہ بندرگاہ بھی ہے۔ اس کے پیچھے پہاڑیوں کا ایک لمبا سلسلہ چلا جاتا ہے۔ سب سے بڑا "شگرلوف" کہلاتا ہے جو سطح زمین سے ۲۸۰۰ فٹ بلند ہے۔ مشرق کی طرف جوں جوں پہاڑیاں چلی جاتی ہیں۔ ساتھ ساتھ ان کی بلندی بھی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اس حصہ میں حکومت انگریزی کے قوانین نافذ ہیں۔

دوسرا حصہ ستائیس ہزار میل زمین پر حاوی ہے ساحل سمندر سے بہتر میل تک زمین ہموار ہے باقی سنگلاخ ہے۔ اس حصہ میں مقامی قوانین رائج ہیں ہر حصہ کا ایک بڑا چیف ہوتا ہے جس کے ماتحت چھوٹے چھوٹے چیف ہوتے ہیں ہر شہر کا انتظام ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

یہاں کی آب و ہوا دوسرے مقامات سے جدا ہے۔ یہ جگہ "گورفرنگ" کے نام سے مشہور ہے۔ اپریل تا اکتوبر آب و ہوا مرطوب رہتی ہے۔ اس موسم میں بخار کثرت سے ہوتا ہے۔ باہر سے وارد ہونے والے ان ایام میں کونین وغیرہ کی باقاعدہ پابندی کرتے ہیں۔ جولائی تا اکتوبر خوب برسات ہوتی ہے۔ اس کے بعد خشک موسم شروع ہوتا ہے۔ جو مارچ تک رہتا ہے۔ اس دوران میں بارش بند ہو جاتی ہے۔ کبھی کبھار بوندا بوندی ہو جاتی ہے۔ ان ایام میں صحرا کی طرف سے عموماً گرم ہوا چلتی ہے جو صحت کے لئے سخت ضرر رساں ہے۔

مونگ پھلی۔ کساوا۔ پام اور چاول خوراک کے لئے کاشت کئے جاتے ہیں۔ دریاؤں کے قریب بسنے والوں کی گزران مچھلی پر ہوتی ہے۔ خود بھی کھاتے ہیں اور خشک کر کے ٹوکروں کے ٹوکرے منڈیوں میں بھی فروخت کرتے ہیں۔

یہاں کے باشندے لوکل شراب یعنی "پام وائن" استعمال کرنے کے بہت عادی ہیں۔ مجھے ایک دفعہ شکار کے لئے جنگل میں جانے کا موقعہ ملا۔ دو افریقن بطور رہبر ساتھ تھے۔ خوفناک جنگل۔ گھپ اندھیرا روشنی کا نام نہیں تنگ و تاریک راستے نشیب و فراز۔ کہیں دریا بہ رہے ہیں تو کہیں چشمے ابل رہے ہیں۔ مختلف آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ بندر ایک شاخ سے چھلانگ لگا کر دوسری پر۔ دوسری سے تیسری پر گویا زائرین کے خیر مقدم کے لئے یہ بازیاں دکھا رہے ہیں۔ لیکن سب سے عجیب چیز جو مجھے نظر آئی وہ "پام وائن" کا لوٹا کشکول تھا جو تقریباً ہر تیسرے درخت پر باندھا ہوا تھا۔ یہاں کے باشندگان کے حالات نہایت دلچسپ ہیں اور توجہ کے قابل ہیں۔ امید ہے کہ آئندہ قسط میں تمام حالات قارئین "الفضل" کے پیش کروں گا۔

بشارت احمد بشیر (سندھی) سیرالیون مغربی افریقہ

چوہدری بدرالدین صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ

اذکروا موتاکم بالخیر

چوہدری صاحب مرحوم کے دل میں جوانی سے ہی تلاش حق کی تڑپ تھی۔ اور خدا تعالیٰ سے ہدایت پانے کے لئے دعا کرتے رہتے تھے آپ نے اہل سنت اور دیگر فرقوں کی طرف رجوع کیا اور غیر مذاہب کا بھی مطالعہ کیا اور آریوں سے بھی تبادلہ خیالات کیا۔ لیکن کہیں بھی اطمینان قلب نصیب نہ ہوا۔ اتفاقاً ماسٹر عبدالرحمن صاحب بی اے (سابق سنگھ) ان کے علاقہ کی طرف تبلیغی دورہ پر گئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب چوہدری صاحب کو پڑھنے کے لئے دی جس سے ان کو اطمینان حاصل ہوا۔ گو آپ کو حضورؑ کی صداقت کے متعلق یقین ہو گیا۔ لیکن آپ خائف تھے کہ فوراً اظہار سے بعض کام بگڑ جائیں گے۔ لیکن منشاء الٰہی سے وہ باوجود اخفاء کے بھی بگڑتے گئے حتیٰ کہ صرف ایک کام رہ گیا۔ تب آپ کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دیدی اور آپ نے کھلم کھلا احمدیت قبول کر لی۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ کام حیرت انگیز رنگ میں ٹھیک ہو گیا۔ آپ نے بیعت ۱۹۰۳ء کے آخر یا ۱۹۰۴ء کے شروع میں قادیان حاضر ہو کر کی بیعت کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ اور آپؓ کے خوش کرنے کا کیا ذریعہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں تو پوچھنے سے ہی خوش ہو گیا ہوں۔ اور حضورؑ کے خوش کرنے کا یہ ذریعہ ہے کہ کثرت کے ساتھ دعا کے خطوط لکھے جائیں۔ چنانچہ چوہدری صاحب حضورؑ کے وصال تک روزانہ خط لکھتے رہے۔

آپ کو قادیان ہجرت کر آنے کی بہت تڑپ تھی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اجازت نہ دی پہلے حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی طرف سے بھی اجازت نہ ملی لیکن پھر اجازت دیدی جس پر آپ ۱۹۱۲ء میں یہاں آ گئے بعد صدر انجمن کے مختلف کام کرتے رہے۔ ایک مجلس میں حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے حضرت مولوی سرور شاہ صاحب کو فرمایا تھا کہ یہاں محمود احمد صاحب کے زمانہ میں آپ فلاں کام کریں۔ چوہدری صاحب اس مجلس میں موجود تھے (پوری روایت ایک دو ماہ ہوئے الفضل میں شائع ہو چکی ہے) اس لئے چوہدری صاحب کے قدم اختلاف کے وقت ڈگمگائے نہیں۔ چوہدری صاحب کو خاندان نبوت سے عشق تھا اور فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اس خاندان کی بیعت کا وعدہ فرمایا ہے۔ کہ اب ہر قسم کے فیض ان کی محبت اور صحبت سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور میں نے تہجد میں دو رکعت نوافل ان کے لئے دعا کے واسطے وقف کئے ہوئے ہیں۔

آپ کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے ارشاد کے ماتحت غالباً ۱۹۱۷ء میں ملکانہ تبلیغی سروے کے لئے بھیجا گیا۔ لیکن اہلیہ کی بیماری کی وجہ سے واپس آنا پڑا۔ ۱۹۱۸ء میں آپ انفلوئنزا سے چھ ماہ بیمار رہے۔ ایک دن صبح ہی آپ کے ہمسایہ سید فضل شاہ صاحب برادر سید ناصر شاہ صاحب مرحوم آئے اور کہنے لگے کہ آج رات ایک فرشتہ آیا۔ اور میرے صحن میں ہوا میں معلق آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ بدرالدین کے لئے دعا کرو اور غائب ہو گیا۔ اور میں نے اٹھ کر دعا شروع کر دی۔ چنانچہ آپ چند دنوں میں صحت یاب ہو گئے۔ ۱۲ مارچ ۱۹۲۳ء کو حضور کا حکم ملا کہ کل ہی آپ ملکانہ چلے جائیں۔ آپ نے اہلیہ کے ذریعہ عرض کیا کہ اگر حضور اجازت دیں تو ایک دو دن ٹھہر کر ایک نیا کوٹ سلوا لوں۔ حضور نے اس وقت اپنا کوٹ اتار کر دیدیا کہ یہ پہن لیں اور کل ہی چلے جائیں۔ چنانچہ آپ اگلے روز ہی چلے گئے اور وہاں مرکز اور مدرسہ احمدیہ قائم کیا۔ اور زمین خرید لی۔ یکم اگست ۱۹۲۳ء کو واپس آ گئے۔ پھر ۱۵ اگست ۱۹۲۳ء کو وہاں بھیجے گئے جہاں سے مرض الموت کا شکار ہو کر مئی ۱۹۲۴ء میں آپ واپس آئے۔

احمدی ہونے پر آپ نے حقہ نوشی ترک کی۔ تہجد اور اشراق پڑھتے تھے صاحب الہام تھے۔ تحریک جدید میں شامل رہے۔ آپ نے اور آپ کی اہلیہ نے مسجد لنڈن میں ۲ صد روپیہ چندہ دیا۔ آپ کے اخلاص کا شمار کے طور پر ذکر ہے کہ ۱۹۴۲ء میں آپ کو ہائی بلڈ پریشر کی تکلیف تھی اور زیادہ چلنے سے دل میں سخت درد کا دورہ ہوتا تھا۔ حضور ایدہ اللہ کی گھوڑی گم ہو گئی۔ اس کی تلاش کے متعلق آپ نے اعلان سنا تو قادیان و جنڈیاں موضع ننگل وال پہنچے۔ گھوڑی مل جانے پر صبح کے گئے ہوئے بعد دوپہر واپس آئے اور اس وقت دل میں شدید درد تھا۔ ملک فضل حسین صاحب مہاجر نے خاکسار سے بیان کیا کہ حضرت اقدس علیہ السلام کے کرشن اوتار ہونے کی تائید ۲

۲ میں سب سے پہلا ٹریکٹ چوہدری صاحب نے ہی شائع کیا تھا جو کہ آٹھ صفحات کا تھا۔ آپ نے بروز جمعہ ۹ مارچ ۱۹۴۵ء کو اندازاً اکہتر سال کی عمر میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ آپ کے جنازہ حضرت امیرالمومنین ایدہ

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۹۷۵۹ منکہ محمودہ بیگم زوجہ چوہدری عبدالمجید خان صاحب قوم راجپوت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن راہوں ڈاکخانہ خاص ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ۱/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ زیورات طلائی چودہ تولہ زیورات نقرئی پچاس تولہ ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ اگر کوئی جائداد ہوگی۔ اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور میری جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

الامتہ:۔ محمودہ بیگم صاحبہ موصیہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سٹڑوعہ۔ گواہ شد: بعیف اللہ خان برادر موصیہ گواہ شد:۔ چوہدری فیض اللہ خان برادر موصیہ گواہ شد محمد عادل خان پسر چوہدری محمد حنیف خان گواہ شد۔ عبدالمجید خان امیر جماعتہائے ضلع جالندھر۔

۹۷۴۳ منکہ زینب بی بی زوجہ میاں فتح دین صاحب مرحوم قوم کھوکھر بیعت فروری ۱۹۳۶ء ساکن فتو وال ڈاکخانہ ودوچک ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ۹/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت تیس روپیہ ماہوار گذارہ پسر خود عزیز محمد صدیق کی طرف سے ملتا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ:۔ زینب بی بی بقلم خود

گواہ شد: چوہدری غلام رسول خیبو والی گواہ شد:۔ عطاء اللہ دیہاتی مبلغ خیبو والی

۹۷۴۲ منکہ روشن بی بی زوجہ محمد اکبر علی صاحب قوم جٹی پیشہ زمینداری عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چار کوٹ ڈاکخانہ راجوری ضلع ریاسی صوبہ جموں و کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۸/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ قطعہ زمین قیمتی ۵۰/- روپے چرخہ ۱۰/- چارپائی ۸/- روپے قرآن مجید ۵/- نقد مبلغ ۱۰/- بھیڑ ایک عدد ۱۵/- روپے ٹرنک ۵/- روپے جملہ رجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میں کوشش کروں گی۔ کہ اس کا ۱/۱۰ حصہ کی قیمت اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں اگر میں ادا نہ کر سکی تو میرے لڑکے اس کی ادائیگی کے ذمہ دار ہوں گے نیز میری وفات پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ:۔ روشن بی بی موصیہ نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ عبداللطیف پسر موصیہ گواہ شد۔ بشیر احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چار کوٹ

۹۷۴۱ منکہ رفیع احمد ولد ڈاکٹر برکت اللہ صاحب قوم میر پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن گجرات نئی آبادی بیرون شاہ دولہ گیٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۹/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد تقریباً ستر روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ رفیع احمد ڈیپارٹمنٹ نمبر ۶ باٹا پور رحلو۔ لاہور گواہ شد:۔ خیض قادر بقلم خود باٹا پور لاہور گواہ شد میر وکا اللہ بقلم خود پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ باٹا پور رحلو:۔

۹۷۴۰ منکہ خورشید بیگم زوجہ قریشی محمد سعید صاحب احمدی قوم قریشی عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۲۱ء ساکن ٹبہ قائم دین ڈاکخانہ گرڈ ضلع شاہپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ ۱/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے۔ جو کہ اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد میری وفات پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی الامتہ:۔ خورشید بیگم نشان انگوٹھا۔

گواہ شد:۔ فضل حسین ولد محمد حسین احمدی بقلم خود گواہ شد:۔ قریشی محمد سعید احمدی موصی خاوند موصیہ

۹۷۳۹ منکہ حمیدہ بیگم زوجہ پروفیسر بشارة الرحمن صاحب قوم مغل عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن دار الرحمت قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۹/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی ۸ تولہ نقد ۲۰۰/- روپیہ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار روپیہ میں اس تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائداد اور ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ: حمیدہ بیگم بقلم خود گواہ شد:۔ مرزا غلام رسول والد موصیہ گواہ شد: بشارت الرحمن لیکچرار تعلیم الاسلام کالج قادیان خاوند موصیہ

۹۵۵۵ منکہ نفس بیگم زوجہ محمود بیگ صاحب قوم مغل عمر ۶۰ سال بیعت ۱۸۹۸ء ساکن پٹی ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ ۵/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک دو منزلہ مکان چھوٹے بڑے آٹھ کمرے ہیں۔ اس کی قیمت ۵۰۰۰/- روپے ڈالی گئی ہے۔ اس کے علاوہ میرے خاوند نے میرے نام ۵ گھماؤں اراضی میرے نام ہبہ کر دی

ہوئی ہے۔ اس ۵ گھماؤں کی قیمت اندازاً پانچ ہزار روپیہ ہے۔ اس ساری جائداد کے 1/10 حصہ کی میں صدر انجمن احمدیہ کے نام وصیت کرتی ہوں۔ اگر میری کوئی اور جائیداد بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے متعلق بھی میں 1/10 حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

العبد: فضل بیگم موصیہ

نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: فتح محمد سیال۔ گواہ شد: مرزا محمد بیگ پسر موصیہ۔

ضرورت

مجھے ایک دونالی بندوق کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی دوست فروخت کرنا چاہیں یا انہیں علم ہو۔ تو مجھے مطلع فرمائیں۔ منیر احمد دنیس اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل

تریاق کبیر

آپ نے امرت دہارا اور ایسی ہی اور دواؤں کی تعریف تو سنی ہوگی۔ یہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ تریاق کبیر اس قسم کی سب دواؤں سے زیادہ مفید اور زود اثر ہے۔ پیٹ کی درد میں ایک یا دو قطرے کھا لینے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ معدہ کی تشنجی درد جو بیمار کو تڑپا دیتی ہے۔ بیمار کہتا ہے کہ اس کے معدہ کو کوئی پکڑ کر مروڑ رہا ہے۔ اس میں ایک قطرہ ہاتھ پر مل کر معدہ پر ہاتھ پھیر دینے سے دو سیکنڈ میں آرام محسوس ہوتا ہے۔ بچھو اور بھڑ کے کاٹے پر لگا دینے سے درد میں فوراً کمی آجاتی ہے اور تسکین پیدا ہو جاتی ہے۔ دستوں اور ہیضہ میں نہایت زود اثر اور مجرب دوا ہے۔ غرض تمام حار امراض میں اس کا استعمال کیا جا سکتا ہے اور فوری فائدہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ آپ اس دوا کو دوسری دواؤں کے مقابلہ میں استعمال کر کے دیکھیں۔ آپ خود فیصلہ کر لیں گے۔ کہ سب موجودہ دواؤں سے اس کا زیادہ اور فوری اثر ہے۔ قیمت بڑی شیشی ایک روپیہ درمیانی شیشی ۸/ چھوٹی شیشی ۱۲/ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

ایک نیک تحریک

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے ساتھ میں احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و علو شان کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر دوست کبھی صرف اللہ یا خدا نہ لکھے۔ بلکہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ اور خدا تعالیٰ کے الفاظ استعمال کرے اور اپنے اپنے حلقہ احباب میں بھی اس تحریک کو عام کریں۔

طالب دعا خاکسار

سراج الدین ڈیرہ دون

عرق نور (رجسٹرڈ)

ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار۔ پرانی کھانسی۔ دائمی قبض۔ درد کمر۔ جسم پر خارش۔ دل کی دھڑکن۔ یرقان۔ کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ معدہ کی بے قاعدگی کو دور کر کے سچی بھوک لگاتا ہے اور اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ کمزوری اعضاء کو دور کر کے قوت بخشتا ہے۔ عرق نور:۔ عورتوں کی جملہ امراض خصوصاً ایام ماہواری کی بے قاعدگی کو دور کر کے قابل اولاد بناتا ہے۔ بانجھ پن اٹھرا کی لاجواب دوا ہے۔ نوٹ:۔ عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کیلئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ قیمت فی شیشی یا پیکٹ دو روپے علاوہ محصول ڈاک

المشتہر:۔ ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور رجسٹرڈ قادیان پنجاب

حضرت عیسٰی علیہ السلام

اس نام کے ۵۵ صفحے کا انگریزی رسالہ انشاء اللہ عیسائی و غیر احمدیوں میں تبلیغ کیلئے بہت ہی مفید ہے۔

نظام نو ۵۰ صفحے کا انگریزی رسالہ قیمت دونوں کی ایک روپیہ کے پانچ

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

اعلان نکاح

مسمی محمد اسمٰعیل واقف زندگی طالب علم جامعہ احمدیہ کا نکاح مسماۃ سلیمہ بیگم بنت مولوی فضل دین صاحب مبلغ یوپی سے بعوض مبلغ پانچ صد روپے مورخہ ۳۰/۱۲/۴۶ کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب نے پڑھایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ نکاح جانبین کیلئے بابرکت ہو۔ آمین۔

محمد شریف مولوی فاضل واقف زندگی

شہد خالص

سردیوں میں امراء کے لئے تحفہ اور عوام کی ضرورت کی چیز۔ خالص مناسب قیمت پر مندرجہ ذیل جگہ سے خرید فرمائیں۔

ڈاکٹر عبداللہ خاں ڈینٹل سرجن
محلہ دارالفضل قادیان

سامان سپورٹس و کٹلری

تحریک جدید ایجنسی سیالکوٹ

پتہ:۔ یونیورسل ٹریڈنگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی سیالکوٹ برانچ ٹ سیالکوٹ

جائیداد کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں

باجازت نظارت امور عامہ

قریشی محمد مطیع اللہ قریشی منزل دارالعلوم قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

رنگون ۶ جنوری۔ برما کے لیڈروں کا جو وفد انگلستان جا رہا ہے۔ اس کی روانگی میں کچھ تاخیر واقع ہو گئی ہے۔ وفد کے تین ممبر منگل کو اور باقی دو ممبرات کو رنگون سے روانہ ہوں گے

قاہرہ ۶ جنوری۔ عرب لیگ کونسل کا اجلاس لبنان کے وزیر اعظم کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ لنڈن میں مسئلہ فلسطین کے متعلق جو گول میز کانفرنس ہونے والی ہے۔ اس میں عرب ممالک اپنے نمائندے بھیجدیں۔ کونسل نے فلسطین کی عرب کمیٹی کی اس تجویز سے اتفاق نہیں کیا۔ کہ اگر فلسطین کے مفتی اعظم کو کانفرنس میں نہ بلایا گیا۔ تو کانفرنس کا مقاطعہ کر دیا جائے البتہ کونسل نے اس امر پر زور دیا ہے۔ کہ مفتی اعظم کو فلسطین واپس جانے کی اجازت مل جانی چاہیئے۔

بٹاویہ ۶ جنوری۔ ہالینڈ کے سابق وزیر اعظم کل بٹاویہ پہنچ جائیں گے۔ آپ انڈونیشیا کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کے سلسلے میں ضروری امور پر گفت و شنید کریں گے۔

مٹین پور ۶ جنوری۔ گاندھی جی دیہات کے پیدل دورہ کے سلسلے میں یہاں پہنچے آپ ہر گاؤں میں ایک دن ٹھہرتے ہیں اور پھر آگے روانہ ہو جاتے ہیں۔ کل بہار کے ایک وفد نے آپ سے ملاقات کی۔ اور فرقہ وارانہ فسادات کے سلسلے میں اپنی رپورٹ پیش کی۔ اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ ایک لاکھ بارہ ہزار اشخاص کو سرکاری طور پر پناہ دی گئی ہے۔ تقریباً سات سو دیہات فسادات سے متاثر ہوئے ہیں۔ پناہ گزینوں کو مختلف سیاسی جماعتوں کی معرفت مفت راشن دیا جاتا ہے

پٹنہ ۶ جنوری۔ مسلم لیگ سنٹرل بہار ریلیف کمیٹی کے رکن ڈاکٹر محمد یونس کراچی میں مسٹر محمد علی جناح سے مشورہ حاصل کر کے واپس آ گئے ہیں۔ آپ نے ایک بیان میں کہا میرے خیال میں مسلمانان بہار کی موجودہ مشکلات کا حل اسی صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ بعض علاقوں کی آبادی کو دوسرے علاقوں میں منتقل کر دیا جائے۔

نئی دہلی ۶ جنوری۔ انڈونیشیا [illegible] کانگرس کے اجلاس میں شرکت کے لئے سات رکنی نمائندے کل نئی دہلی پہنچ گئے ہیں۔

دہلی ۵ جنوری۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے نیشنل فزیکل لیبارٹری کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے کہا۔ ہندوستان کو بھی دوسرے ممالک کی پیروی کرتے ہوئے ایٹمی طاقت کی ریسرچ کرنے کے لئے ایک انسٹی ٹیوٹ قائم کرنی چاہیئے۔ لیکن اس انسٹی ٹیوٹ کا مقصد بم تیار کرنا نہیں بلکہ صنعتوں کو ترقی دینے کے لئے ایٹم طاقت کو استعمال کرنا ہوگا۔

دہلی ۵ جنوری۔ آئین ساز اسمبلی کی پروسیجر کمیٹی نے آئین ساز اسمبلی کے جو قواعد و ضوابط مرتب کئے تھے۔ وہ سرکاری گزٹ میں شائع کئے گئے ہیں۔ ایک قاعدہ یہ بنایا گیا ہے۔ کہ آئین قطعی طور پر منظور کرنے سے پہلے صوبوں اور ریاستوں کو ان قراردادوں پر رائے زنی کرنے کا موقع دیا جائیگا۔ جن میں آئین کے بڑے بڑے نکات کی وضاحت کی گئی ہے۔ کسی صوبہ یا سیکشن کا آئین تیار کرنے سے پہلے متعلقہ صوبہ یا سیکشن کو بھی اس امر کا موقعہ دیا جائے گا کہ وہ آئین کے بڑے بڑے نکات کے متعلق اپنی رائے ظاہر کرے

لنڈن ۵ جنوری۔ فلسطین کے ہائی کمشنر نے مسٹر بیون وزیر خارجہ برطانیہ سے ملاقات کی اور فلسطین کی صورت حالات پر بات چیت کی۔ ہائی کمشنر کل وزیر اعظم مسٹر اٹیلی سے ملاقات کریں گے۔ پرسوں اس سلسلے میں برطانوی کابینہ کا اجلاس ہوگا۔

برلن ۵ جنوری۔ برطانوی فوجوں کے چیف آف سٹاف فیلڈ مارشل منٹگمری آج ہوائی جہاز کے ذریعے لنڈن سے ماسکو جاتے ہوئے برلن پہنچے۔ آپ روسی فوجوں کے چیف آف سٹاف کی دعوت پر ماسکو جا رہے ہیں۔

لاہور ۵ جنوری آل انڈیا فارورڈ بلاک نے مسٹر سبھاش چندر بوس کے یوم پیدائش پر ایک کروڑ روپیہ فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس رقم سے آزاد ہند فوج کے افراد کی مدد اور تنظیم کی جائے گی۔

نئی دہلی ۶ جنوری کل چھ گھنٹے تک آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں برطانوی حکومت کے ۶ دسمبر والے اعلان کی منظوری کے سلسلے میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کی قرارداد پر بحث ہوتی رہی۔ ۱۷ ممبروں نے بحث میں حصہ لیا۔ جن میں سے سولہ نے قرارداد کی مخالفت کی پندرہ ترامیم پیش کی گئیں۔ جن کا مقصد زیادہ تر یہ تھا کہ ۶ دسمبر کے برطانوی اعلان یا اس کے ایک حصہ کو نامنظور کر دیا جائے۔ آج صبح پھر کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں مزید غور و خوض کیا گیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ کثرت رائے سے ورکنگ کمیٹی کی قرارداد منظور کر لی جائے گی۔ پنڈت نہرو نے اس سلسلے میں تقریر کرتے ہوئے کہا اس قرارداد کو کانگرس کی کمزوری پر محمول نہیں کرنا چاہیئے بلکہ یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ کانگرس فراخ دلی سے کام لے کر اس روک کو دور کر دینا چاہتی ہے جس کی بنا پر مسلم لیگ دستور ساز اسمبلی میں شامل نہیں ہوئی۔ ہمارے ہاتھ میں دستور ساز اسمبلی کا جو ہتھیار دیا گیا ہے ہم اسے آسانی سے کھونا نہیں چاہتے بلکہ اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ بلوچستان کے خان عبد الصمد خاں نے یہ ترمیم پیش کی کہ آسام اور سرحد کے ساتھ ہی بلوچستان کا بھی قرارداد میں ذکر کیا جائے۔ کیونکہ وہ بھی گروپنگ کے خلاف ہے۔ مولانا حفظ الرحمٰن نے قرارداد کی تائید کرتے ہوئے کہا جب کانگرس نے وزارتی سکیم کو من و عن منظور کر لیا تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ گروپنگ کے متعلق برطانوی وضاحت کو قبول نہ کرے۔ اس قرارداد کے بعد بھی اگر لیگ اسمبلی میں شامل نہ ہوئی تو دنیا کی نظر میں اس کی ساری ذمہ داری خود لیگ پر ہی عاید ہوگی۔

نئی دہلی ۶ جنوری عبوری حکومت کے ڈیفنس ممبر سردار بلدیو سنگھ نے ایک بیان میں کہا۔ مرکز میں مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے جو انتظام کیا گیا ہے اگر اس قسم کا انتظام پنجاب میں سکھوں کے لئے کر دیا جائے تو میرے خیال میں سکھوں کو گروپنگ میں شامل ہونے پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

نئی دہلی ۶ جنوری گورنر بہار کی ایگزیکٹو کونسل کے ڈپٹی چیئرمین نے آل انڈیا ریڈیو سٹیشن سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے کہا۔ میرے لنڈن جانے کا ایک مقصد یہ ہے کہ ایشیائی ممالک میں اس وقت جو اختلافات نظر آ رہے ہیں ان کو ختم کر کے ان میں اتحاد پیدا کیا جائے کیونکہ دورہ حاضرہ میں ان کے سیاسی مفاد ایک دوسرے کے ساتھ مشترک ہو چکے ہیں۔

نئی دہلی ۶ جنوری۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے اپنے آج کے اجلاس میں ورکنگ کمیٹی کی وہ قرارداد منظور کر لی ہے جس میں برطانوی حکومت کے ۶ دسمبر کے اعلان کو منظور کرنے کی سفارش کی گئی تھی ۹۹ ووٹ اس کے حق میں اور ۵۲ ووٹ اس کے خلاف تھے۔ بلوچستان کے عبد الصمد خاں کی یہ ترمیم منظور کر لی گئی کہ قرارداد میں آسام اور سرحد کے ساتھ ہی بلوچستان کا ذکر بھی کیا جائے۔ بابو پرشوتم داس ٹنڈن کی یہ ترمیم نامنظور ہو گئی کہ ۶ دسمبر کے برطانوی اعلان کو نامنظور کیا جائے۔

نئی دہلی ۶ جنوری آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر جے پرکاش نرائن نے کہا۔ کانگرس نے عبوری حکومت میں شامل ہو کر غلطی کی۔ اور اب ۶ دسمبر والے اعلان کو منظور کر کے وہ ایک اور غلطی کی مرتکب ہو رہی ہے۔ سندھ کے ڈاکٹر گڈوانی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کانگرس دوسروں کو خوش کرنے کی پالیسی اختیار کر کے ایک ایسی غلطی کر رہی ہے جو ملک کو سخت نقصان پہنچائے گی۔ آپ نے قرارداد کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس میں متضاد باتیں کہی گئی ہیں۔ ۶ دسمبر کے اعلان کو منظور بھی کر لیا ہے اور اس کے اصول کی مخالفت بھی کی ہے۔

کراچی ۶ جنوری۔ کل سندھ کے طول و عرض میں مسلم لیگ نے انتخابات میں کامیابی حاصل کرنے کی بنا پر یوم فتح منایا۔ کراچی کے ایک بہت بڑے جلسہ میں سردار عبد الرب نشتر اور ملک فیروز خاں نون نے تقریریں کیں۔ مسٹر جناح علالت طبع کے باعث شریک نہ ہو سکے۔ آپ نے ایک پیغام میں سندھ کے مسلمانوں کو مبارکباد دی کہ انہوں نے لیگ کے امیدواروں کو کامیاب بنایا۔